Date:

Day:

س 1۔ اجتہاد کے تصور اور اہمیت کو بیان کریں اور اس کے اصولوں کی وضاحت کریں۔

1۔ تعارف:

اجتہاد اسلامی فقہ کا ایک اہم اصول ہے۔ اس کے ذریعے علماء اور فقہاء قرآن و سنت کے مطابق نئے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ دین اسلام کا آغاز حضرت آدمؑ کے زمانے سے ہوا اور اس کے بعد مختلف انبیاء کرام اور رسول آتے رہے جو کہ دین اسلام کے ہی مبلغ اور داعی تھے لیکن شریعتوں میں کلی یا جزوی تبدیلی کر دی جاتی۔ لہٰذا انسانی معاشرے میں تغیر و تبدل کو مدنظر رکھتے ہوئے شرعی احکام میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ اجتہاد کرنے کی اولین شرط قرآن و سنت کے مطابق ہونا ہے اور اجتہاد کرنے کی اجازت صرف مسلمان کو حاصل ہے جو قرآن و سنت کی زبان سے گہری واقفیت رکھتا ہو۔

Date:________ Day:________

2۔ اجتہاد کے معنی:

اجتہاد کے لغوی معنی ہیں کہ کسی کام پر پوری طاقت صرف کرنا اور اس پر انتہائی مشقت اٹھانے پر طبیعت کو مجبور کرنا۔ البتہ اجتہاد کے اصطلاحی معنوں میں اجتہاد قرآن وسنت میں کامل غور وفکر کر کے اس کی روشنی میں مسائل حل کرنے کا نام ہے۔ امام غزالی اجتہاد کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

"مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا"۔

اسی طرح علامہ عبدالعزیز رحمہ فرماتے ہیں:

"اجتہاد اس کوشش کے لیے مخصوص ہے جو شرعی احکام کے متعلق علم حاصل کرنے میں کی جاتی ہے"۔

ان تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجتہاد کی اولین شرط قرآن وسنت کے مطابق ہونا ہے۔

Date: ________ Day: ________

اجتہاد کی قرآن و سنت کی روشنی میں اہمیت:

قرآن مجید میں احکام شرع پر غور کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ انسانی معاشرہ چونکہ تغیر و تبدل کا شکار ہوتا رہتا ہے لہٰذا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اجتہاد کا شرعی احکام میں دروازہ کھلا گیا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ التوبہ میں ارشاد ہوا:

"پس کیوں نہ ایسا کیا گیا کہ مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آتی جو دین میں فہم و بصیرت پیدا کرتی۔"

اسی طرح سورۃ محمد میں ارشاد ہوا:

"کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟"

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ہمیں حضرت محمد ﷺ کے اقوال اور افعال سے بھی اجتہاد کا ثبوت ملتا ہے۔ جب آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر فرمایا تو ان سے

پوچھا "اے معاذؓ فیصلہ کس طرح کرو گے؟" حضرت معاذ بن جبلؓ نے جواب دیا کہ اے نبی ﷺ جب میرے سامنے کوئی مسئلہ آئے گا تو میں سب سے پہلے اس کو اللہ کی کتاب سے حل کرنے کی کوشش کروں گا اور اگر اس مسئلے کا حل قرآن مجید سے نہ نکلتا ہو تو میں حدیث سے رجوع کروں گا اور اگر اس کا حل حدیث سے بھی نہ ملتا ہو تو پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کوتاہی نہیں برتوں گا۔ آپ ﷺ ان کا جواب سن کر بہت خوش ہوئے۔

حضور ﷺ جب صحابہ کرامؓ کو دور دراز علاقوں میں بھیجتے تو انہیں کتاب و سنت کے کسی معاملے میں حکم نہ پانے کی صورت میں اجتہاد کرنے کی تلقین کرتے۔ اسی طرح دورِ حاضر میں بھی اجتہاد کی بہت اہمیت ہے۔

CamScanner

تاریخ: ــــ/ــــ/ــــ

• مسائل نو کا حل:

اجتہاد کا دروازہ انسانی معاشرے میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کھلا گیا ہے۔ دین اسلام حضرت آدمؑ کے دور سے شروع ہوا اس کے بعد دیگر پیغمبر اور رسول بھی دین اسلام کے مبلغ اور داعی بن کر آئے لیکن ان کی شریعتوں میں کلی یا جزوی تبدیلی کردی گئی۔ جیسے کہ بنی اسرائیل پر تین نمازیں فرض تھیں۔ اسی طرح وہ مغرب سے مغرب تک روزہ رکھتے تھے۔ بڑکہ زکوٰۃ ان پر فرض کی گئی تھی۔ البتہ آخری شریعت میں کچھ تبدیلیاں کردی گئیں۔ لہٰذا انسانی معاشرے کو دیکھتے ہوئے اجتہاد کا تصور پیش کیا گیا کہ آنے والے زمانوں میں درپیش مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں کیا جا سکے۔ دنیا مسلسل ترقی کر رہی ہے اور ہر دور میں نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اجتہاد کے ذریعے ان کا حل نکالا جا سکتا ہے۔

تاریخ: __/__/__

• دین میں آسانی پیدا کرنا:

اسلام ایک عالمگیر اور زندہ مذہب ہے اور اجتہاد اس کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا ایک اہم مقصد امت کے لیے آسانی پیدا کرنا ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوا:

"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے۔"

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس کا مقصد دین اسلام کو ہر زمانے میں قابل عمل بنانا ہے۔ تاکہ امت کی رہنمائی ہوتی رہے۔

4۔

• اسلامی قوانین کی جدت:

اجتہاد کے ذریعے اسلامی قوانین کو ہر دور کے حالات کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔ یہ دین کو جمود سے بچاتا ہے اور ہر زمانے کے موجود معاشرتی، معاشی اور انفرادی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

تاریخ: __/__/__

امام شافعیؒ کا قول ہے:
"اجتہاد ہر دور میں واجب ہے، کیونکہ زندگی کے حالات اور مسائل بدلتے رہتے ہیں۔"

۵۔ اجتہاد امت کی ترقی کا ذریعہ:
اجتہاد امت کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتا ہے کہ یہ دین حق میں کو جمود سے بچاتا ہے اور مسلمانوں کو جدید دنیا سے ہم آہنگ رہنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔

۶۔ اجتہاد کے اصول:
اجتہاد کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ یہ عبادات و معاملات سے لے کر قومی و بین الاقوامی امور تک سب کے لیے اصول وضع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی اجتہادی فیصلے نظر آتے ہیں اور اسی طرح امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

نے مختلف مسائل پر اجتہاد کیا جس سے
اسلامی فقہ کے چار مکاتب فکر
وجود میں آئے۔ اجتہاد کے اصول
درج ذیل ہیں:

• قرآن وسنت کی راہنمائی:

اجتہاد کا سب سے پہلا اور اہم
اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے کا حل قرآن
وسنت کی روشنی میں ہی نکالا جائے
۔ مجتہد کو قرآنی آیات کے
مفہوم، سیاق وسباق اور تفسیر کا
مکمل علم ہونا ضروری ہے۔ سورۃ
النساء میں ارشاد ہوا:

"ہم نے تم پر یہ کتاب حق
کے ساتھ نازل کی تاکہ تم
لوگوں کے درمیان اس کے
مطابق فیصلہ کرو۔"

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے اقوال و افعال
مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔
سورۃ الحشر میں ارشاد ہوا:

تاریخ: ___/___/___

"رسول جو تمہیں دیں، اسے
لے لو اور جس سے منع کریں
اس سے رک جاؤ!"

اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے حضرت
عبداللہ بن مسعود سے ارشاد فرمایا:

"جب تم قرآن مجید میں کوئی
حکم پاؤ تو اس کے مطابق
فیصلہ کرو اور جب تم کوئی
حکم قرآن اور سنت میں نہ
پاؤ تو اپنی رائے سے اجتہاد
کرو۔"

لہذا اجتہاد میں اولین شرط قرآن اور
سنت کی راہنمائی ہے

• اجتہاد کے لیے مسلمان ہونے کی
شرط:

اجتہاد کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ
کرنے والا مسلمان ہو۔ غیر مسلم ماہر فن
ہونے کے باوجود اسکی رائے اجتہادی
معنوں میں اہمیت نہیں رکھتی۔

تاریخ: ___/___/___

• مجتہد کا قرآن و سنت سے گہری واقفیت:

مجتہد کا قرآن و سنت کی زبان سے گہری واقفیت رکھنا بھی ایک اصول ہے۔ وہ عربی زبان پر اور خاص طور پر قرآن و حدیث کی زبان پر گہری واقفیت رکھتا ہو۔ وہ قرآنی آیات کے تفسیر کے طریقے جانتا ہو۔ کہ آیات زبانی سے فوائد کیسے اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ اور وہ معمولات نبوی ﷺ پر بھی گہرا عبور رکھتا ہو۔ البتہ انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا لہذا اگر وہ صدق دل سے فیصلہ کرتا ہے تو نتیجہ غلط ہونے کی صورت میں بھی اس کو پذیرائی ملتی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح نتیجہ تک پہنچ تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر وہ غلطی کرے تو ایک اجر ملتا ہے۔"

5-

• **تعصب سے پاک:**

اجتہاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ تعصب سے پاک ہو۔ ملکی یا علاقائی مفادات کے تحفظ کے لئے رد و بدل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بعض معاملات پر شروع سے امت کا اجماع چلا آ رہا ہے اس پر اجتہاد کرنا مناسب نہیں ہے

• **اجماع کی پابندی:**

اجتہاد کرتے وقت امت کے علماء کے اجماع کا احترام ضروری ہے۔ اگر کسی مسئلے پر اجماع ہو چکا ہو تو اس سے اختلاف کا حق نہیں ہوتا۔

5- **خلاصہ بحث:**

اجتہاد اسلام کا ایک اہم اصول ہے جو ہر دور میں شریعت کو قابلِ عمل بناتا ہے۔ یہ اسلام کی وسعت کو ظاہر کرتا ہے اس کو فروغ دینا اور اس پر عمل کرنا امت مسلمہ کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

CS CamScanner

س ۲: انسانی زندگی میں دین کی اہمیت بیان کریں۔ دین اور مذہب میں فرق کریں۔

۱۔ تعارف:

مذہب کی اہمیت اور ضرورت ہر دور، ہر علاقہ اور ہر طبقہ کے لیے مسلم رہی ہے۔ یہ نہ صرف ایک فطری خواہش ہے بلکہ روحانی افتقاء کے ساتھ ساتھ ایک معاشرتی ضرورت بھی ہے۔ فطری طور پر ہر انسان فلاح اور سکونِ قلب چاہتا ہے۔ اور دین فلاح اور سکون مہیا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف تربیتِ اخلاق میں معاون ثابت ہوتا ہے بلکہ تعمیرِ معاشرت میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک اچھا معاشرہ رواداری، امن و امان، اتحاد اور مساوات کے اصولوں کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتا۔ دین ہی افرادِ انسان میں پروان چڑھاتا ہے اور ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے

2۔ دین کے معنی:

عربی زبان میں "دین" کئی معنوں میں آتا ہے۔ اس کے ایک معنی غلبہ پانے اور بلندی کے ہیں۔ دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے ہیں۔ اسی طرح دین کا لفظ طریقہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ یعنی کہ دین سے مراد طریقہ زندگی ہے جس کی پیروی کی جائے۔ جبکہ دین کی اصطلاحی معنی "الدین" کے ہیں۔ جس سے مراد وہ اصول ہیں جو تمام حالات میں انسان کی راہنمائی کر سکیں۔

3۔ قرآن کی روشنی میں دین کی اہمیت:

قرآن مجید میں واضح طور پر اسلام کو دین حق قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ ال عمران میں ارشاد ہے:

"ان الدین عند اللہ الاسلام
بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔"

قرآن مجید کی آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام ہی ایک حقیقی اور صحیح طرزِ زندگی ہے۔ اس میں انسان کے تمام معاملات کے لیے رہنمائی موجود ہے۔

۲۔ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:

• طریق زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے مقصد کو واضح کرتا ہے اور گمراہی سے بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

• مکمل نظامِ عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت:

دین اسلام مقصدِ زندگی کے ساتھ ساتھ ہر معاملات میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دین تعلیم، مذہب، اخلاق، معاشرت سے متعلق اصول وضع کرتا

ہے جو انسان کی راہنمائی کرتے ہیں۔

• دین تکمیل حیات کا ذریعہ:
دین کے بغیر زندگی نامکمل رہتی ہے
یہ انسان میں اچھائی کے جذبات کو
ابھارتا ہے صحیح معنوں میں انسان
بناتا ہے۔ اس سے ایک فلاحی معاشرہ
کی تکمیل عمل میں آتی ہے۔

• دین تسکین فطرت کا ذریعہ:
دین اسلام انسان کے دل و دماغ کو
سکون فراہم کرتا ہے۔ اور اسے
دنیاوی پریشانیوں سے نجات دلا
کر اللہ تعالیٰ پر توکل کی تلقین کرتا ہے
ارشاد ہوا:
"اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون
ملتا ہے۔"

• دین تربیت اخلاق کا ذریعہ:
اسی طرح دین اسلام انسان کو اعلیٰ
اخلاقیات سکھاتا ہے۔ یہ نہ صرف
اچھائی اور برائی کا فرق سکھاتا ہے
بلکہ انسان کو دیانت، انصاف، رواداری
جیسی صفات اپنانے کی تلقین بھی کرتا ہے

فرمایا گیا ہے:

"میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"

• دین اور تعمیر معاشرت:

دین اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق راہنمائی موجود ہے۔ یہ نہ صرف انفرادی اصلاح پر زور دیتا ہے بلکہ اچھے انسانوں کے ذریعے اچھے معاشرت کی تکمیل میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ سورۃ الانعام میں ارشاد ہوا:

"اے پیغمبر کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔"

5 - دین اور مذہب میں فرق

• عقیدہ توحید کا فرق:

دین میں خالص عقیدہ توحید کو بیان کیا گیا ہے جو کہ ہر شرک سے پاک ہے جیسے کہ سورۃ اخلاص میں ارشاد ہوا:

"اور کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اور

وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے"

جبکہ مذاہب میں عقیدہ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے جیسے یہودیت میں حضرت عزرائیلؑ کو اللہ تعالی کا بیٹا قرار دینا

० عقیدہ رسالت کا فرق:

دین، حضرت آدمؑ سے لے کر نبی کریمؐ تک ہر نبی پر ایمان لانے اور تصدیق کا نام ہے۔ جبکہ مذاہب بعض انبیاء پر ایمان اور بعض کے انکار پر مشتمل ہیں۔ جیسے کہ ہندوازم میں انبیاء کا وہ تصور ہی موجود نہیں ہے جو الہامی روایات کا حاصل ہے

عقیدہ آخرت کا تصور:

دین میں عقیدہ آخرت کا پورا تصور موجود ہے۔ جس میں قبر، دوزخ، جنت، حشر نشر شامل ہیں۔ جیسے کہ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوا:

تاریخ: ___/___/___

"اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔"

اس طرح دیگر مذاہب میں عقیدہ آخرت کا ناقص اور غیر اسلامی تصور موجود ہے۔

• حلال اور حرام کی تعلیمات:

دین میں حلال اور حرام کے واضح اور درست امتیازات موجود ہیں جبکہ مذاہب حلال و حرام کے واضح فرق سے عاری ہیں۔

• عالمگیریت کا تصور:

دین کی دعوت عالمگیر ہے جو کہ پوری انسانیت کے لیے ہے جبکہ مذہب کی دعوت میں عالمگیریت کا تصور موجود نہیں ہے۔

• انسانی برابری کا تصور:

دین میں سارے انسان برابر ہیں اور رنگ، نسل اور وطن کے اعتبار سے کسی کو برتری حاصل

نہیں ہے مگر صرف تقوی کی بنیاد پر۔
اس سلسلے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:
"کسی گورے کو کسی کالے
پر، کسی عربی کو کسی عجمی
پر، کسی عجمی کو کسی عربی
پر کوئی فوقیت حاصل نہیں
مگر صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔"
جبکہ مذاہب میں انسان کی تفریق
موجود ہے اور انسانوں کو کئی
حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسے
کہ ہندوازم میں مسلمان انسان کو
چار طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- دین آراء سے پاک:

دین کے داعی الہامی تعلیمات میں
ردوبدل نہیں کر سکتے جبکہ مذاہب
کے داعی اور پنڈت، پوپ وغیرہ
اپنی آراء کو مذاہب کا حصہ بنا کر
پیش کرتے ہیں۔

جیسی صفات اپنا کے

6

حاصل کلام:

دین کی ضرورت کو انسانی زندگی سے کم نہیں جا سکتا۔ یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انسان کو سکونِ قلب فراہم کرتا ہے اور انفرادی اصلاح کے ساتھ معاشرتی فلاح پر بھی زور دیتا ہے۔ دینِ حق کی پیروی انسان کی زندگی کو کامیاب اور بامقصد بنانے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔